واعفوا اللحی۔ وفی روایۃ وفروا اللحی۔

(۲) گھر میں اکیلے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اذان واقامت دونوں کہی جائیں اور اگر اقامت پر اکتفا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ گھر میں جماعت کے ساتھ اکیلے پڑھنے کی صورت میں اذان کا تاکد نہیں باقی رہتا قال فی الھدایۃ فان صلی فی بیتہ فی المصر یصلی باذان واقامۃ لیکون الاداء علی ھیئۃ الجماعۃ وان ترکہ جاز لقول ابن مسعود اذان الحی یکفینا انتھی وقال ابن قدامۃ فی المغنی والذی یصلی فی بیتہ یجزیہ اذان المصر وھو قول الشعبی والنخعی واصحاب الرای وقال الاوزاعی ومالک تکفیہ الاقامۃ انتھی۔

سوال:۔ کیا نکاح خواں قاضی یا ملا نکاح پڑھانے پر کسی اجرت یا فیس کا شرعاً مستحق ہے۔ اگر مستحق ہے تو کس قدر اور اگر کوئی نادار مفلس آدمی نکاح کی فیس ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا ہو تو کیا نکاح خواں کا اس کا نکاح پڑھانے سے انکار کر دینا شرعاً جائز ہے اور کیا بغیر فیس ادا کئے ہوئے نکاح جائز ہو گا۔ شیخ امین اللہ۔ وزیر آباد گوجرانوالہ

جواب:۔ نکاح خواں شرعاً کسی اجرت یا نذرانہ کا مستحق نہیں ہے اور نہ از روئے شریعت اس کو مطالبہ کا حق ہے اور نہ نادار یا غیر نادار کا نکاح پڑھانے سے انکار کرنا درست ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا نکاح پڑھانے والا موجود نہ ہو۔ پس بغیر نذرانہ دیئے ہوئے بلا شبہ نکاح درست ہو گا۔ ہاں اگر طرفین میں سے کوئی اپنی مرضی اور خوشی سے نکاح خواں کو کچھ دیدے یا کسی مقام کے مسلمانوں نے اپنی مرضی سے صلاح ومشورہ کر کے نکاح خواں کے لئے کچھ مقرر کر دیا ہے تو اس صورت میں اس کے قبول کرنے میں حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔

سوال:۔ ہندہ کی بیماری کی حالت میں اس کی خواہش پر اسکے شوہر زید نے سواری منگوا کر اسے میکے پہنچا دیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب ہندہ اچھی ہو گئی تو اپنے شوہر کے یہاں آنا چاہا لیکن زید نے کہا کہ وہ خود اپنی مرضی سے گئی ہے اسلئے خود چلی آئے میں اسکو لینے نہیں جاؤنگا یہ بھی کہدیا کہ کون حرامزادہ اسکو لے آویگا۔ اب چار مہینے گذر گئے اور ہندہ کو لایا نہیں۔ ایسی حالت میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا یا کوئی کفارہ دینا ہو گا۔ محمد سلیم عبد الحلیم۔ سوہ سرائے ضلع پٹنہ۔

جواب:۔ زید اور ہندہ کا نکاح بدستور قائم اور باقی ہے۔ زید کے کسی کلمہ سے ہندہ پر نہ منجز طلاق واقع ہوئی نہ معلق نہ ظہار ہوا نہ ایلاء شرعی نہ یمین اسلئے کوئی کفارہ لازم نہیں آیا اور نہ چار مہینے گذرنے سے خود بخود طلاق واقع ہوئی اور نہ وہ اس مدت کے بعد کسی قسم کا تعرض اور مواخذہ کئے جانے کا مستحق ہے البتہ اس کا فقرہ اسکی ونارت طبع اور احمقانہ وضعداری اور جاہلانہ شانداری اور بڑائی پر ضرور دلالت کرتا ہے۔ اپنی رفیقۂ حیات کیساتھ اسکی یہ روش قرآنی حکم (معاشرت وامساک بالمعروف) کے قطعاً خلاف ہے۔ میاں بیوی کی اس قسم کی احمقانہ اور مجنونانہ وضعداریاں اکثر اوقات انکی ازدواجی زندگی کو سخت مکدر اور منغص بنا دیتی ہیں کاش والدین شادی سے پہلے لڑکے لڑکیوں کو اچھی تعلیم دیں اور ان کو نماز روزہ کی طرح نکاح وطلاق کے احکام اور معاشرت کے آداب بھی سکھا دیں تا کہ ان کے بچوں کی آئندہ زندگیاں سکھ سے بسر ہوں۔